باب
4

معاشی سرگرمیاں
(Economic Activities)

حاصلاتِ تعلّم
(Student's Learning Outcomes)

اس باب کی تکمیل کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

☆ معاشی سرگرمیوں کی تعریف کر سکیں۔

☆ مختلف انسانی معاشی سرگرمیوں (ابتدائی، ثانوی، ثلاثی، اربعی اور خمسوی) پیداوار اور خدمات کے حوالے سے ان کی وضاحت کر سکیں۔

☆ پاکستان کی تجارت اور بین الاقوامی تجارتی ادارے کے قوانین کے نفاذ کی وضاحت کر سکیں۔

تعارف (Introduction)

انسان خوراک سمیت زندگی کی دوسری کئی ضروریات (لباس، رہنے کے لیے گھر) کو پورا کرنے کے لیے جن سرگرمیوں میں مصروف رہتا ہے ان کو معاشی سرگرمیاں (Economic Activities) کہتے ہیں۔

انسان کا اِس روئے زمین پر جب سے ظہور ہوا ہے، اُس وقت سے انسان اپنی بنیادی ضروریات مثلاً خوراک، لباس اور رہائش کے حصول کے لیے کسی نہ کسی پیشے سے وابستہ ہے مثلاً زراعت، کان کنی، گلہ بانی، شکار، صنعت و حرفت اور نقل و حمل وغیرہ۔ ابتدا میں انسان نے بنیادی ضروریات کے حصول کی لیے جنگلات کا رُخ کیا۔ جہاں سے اُس نے شکار اور لکڑیاں اکٹھی کرنا شروع کیں جو کہ انسان کے سب

ابتدائی زمانہ کی سرگرمیاں

سے قدیم پیشے کہلائے۔ انسان نے جانوروں کے شکار کے لیے پتھر کے اوزار بنانا شروع کیے اُس دور کو پتھر کا زمانہ (Stone Age) کہا

جاتا ہے۔ پھر انسان نے اپنی سوچ اور تجربات سے جانوروں کو پالنا اور سدھانا شروع کیا اور کاشتکاری کے طریقے اپنائے ساتھ ہی ساتھ زمین سے معدنیات بھی نکالیں اُس دور کو دھات کا زمانہ (Bronze Age) کہا جاتا ہے۔

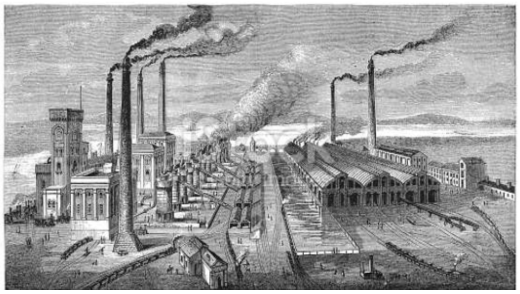

صنعتی انقلاب کی ایک جھلک

اٹھارھویں صدی میں صنعتی انقلاب کے بعد دھاتوں سے مشینیں بنانے کا آغاز ہوا۔ اُس دور کو مشین کا دور(Machine Age) کہا جاتا ہے۔ صنعت وحرفت میں ترقی حاصل کرنے کے بعد انسان نے چاند اور دیگر سیاروں تک رسائی میں کامیاب ہوگیا۔ جدید ٹیکنالوجی میں ترقی کے باعث انسان اپنی ذہنی اور جسمانی صلاحیتوں کو استعمال کر کے قدرتی وسائل کا بہترین استعمال کر رہا ہے اور ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ چنانچہ انسان نے اپنا معیارِ زندگی بہتر کرنے کے لیے جو طریقے اپنائے انھیں معاشی سرگرمی کہا جاتا ہے،

کیوں کہ دنیا میں قدرتی وسائل کی تقسیم یکساں نہیں ہے۔ قدرتی وسائل کی یہ تقسیم اور دیگر عوامل دنیا میں انسانی معاشی سرگرمیوں کی تقسیم پر بہت اثر انداز ہوتے ہیں۔ اِن عوامل کا ذکر درج ذیل ہے۔

(i) طبعی عوامل (Physical Factors)

انسان کی بہت سی معاشی سرگرمیاں اس کے ماحول کے تابع ہیں مثلاً سمندروں کے قریب رہنے والے لوگوں کا پیشہ زیادہ تر مچھلیاں پکڑنا اور تجارت ہوتا ہے۔ جنگلات میں رہنے والے لوگ زیادہ تر پھل، جڑی بوٹیاں، پھول اور لکڑیاں اکٹھی کرنے والی سرگرمیوں سے وابستہ ہوتے ہیں۔ شہروں میں رہنے والے لوگ صنعت اور خدمات وغیرہ کے شعبوں سے اور گھاس کے میدانوں میں رہنے والے لوگ عموماً گلہ بانی کے شعبے سے وابستہ ہوتے ہیں۔

(ii) ثقافتی عوامل (Cultural Factors)

کسی علاقے کی ثقافت وہاں کے لوگوں کے طرز رہن سہن اور غذائی عادات پر مشتمل ہوتی ہے۔ لوگوں کی ضروریات یہ طے کرتی ہیں کہ وہاں کے لوگ اپنی خوارک میں کیا چاول سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں تو وہاں کے لوگ زیادہ تر چاول کی کاشت میں دلچسپی لیتے ہیں حالانکہ وہاں کی آب وہوا دیگر فصلوں کے لیے بھی سازگار ہوتی ہے۔

(iii) تکنیکی ترقی کے عوامل (Technology Factors)

کسی خطے یا ملک میں تکنیکی ترقی وہاں کے لوگوں کو اِس قابل بناتی ہے کہ وہ کس حد تک اعلیٰ تکنیکی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر قدرتی وسائل کی تلاش کر کے اُن سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ تکنیکی ترقی ہی کے باعث چین، جاپان، امریکہ اور روس دنیا کے ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں اہم مقام رکھتے ہیں۔

(iv) سیاسی عوامل (Political Factors)

اکثر حکومت کی پالیسیاں کسی بھی معاشی سرگرمی کو اختیار کرنے میں اپنا اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ ایسے ممالک جہاں زراعت کے لیے سازگار ماحول میسر ہوتا ہے۔ وہاں اِس شعبے کو ترقی دینے کے لیے حکومت کسانوں کے لیے مناسب پالیسیاں بناتی ہے مثلاً زرعی مراکز کا قیام، آسان شرائط پر قرضوں کا حصول اور کھادوں پر سبسڈی وغیرہ۔ یہ حکومتی اقدامات وہاں کے لوگوں کو اِس پیشہ کو اختیار کرنے کے لیے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

(v) معاشی عوامل (Economic Factors)

کسی خاص چیز کی طلب مختلف سرمایہ کاروں کو اُس علاقے میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار ماحول فراہم کرتی ہے لہٰذا ان علاقوں میں سرمایہ کاری سے اُن اشیا کی پیداوار شروع ہوجاتی ہے اور وہاں کے لوگ اِس معاشی سرگرمی سے وابستہ ہوجاتے ہیں۔

1۔ ابتدائی سرگرمیاں (Primary Activities)

اس میں انسان اپنے ماحول کو براہ راست استعمال کر کے مختلف اشیا حاصل کرنے کے قابل ہوجاتا ہے مثلاً زراعت، ماہی گیری، جنگل کشی اور کان کنی وغیرہ۔ ابتدائی معاشی سرگرمیوں میں انسان اِس زمین پر قدرت کی عطا کردہ نعمتوں سے براہِ راست فائدہ حاصل کرتا ہے مثلاً جنگلات سے پھل، پھول اور لکڑیاں اکٹھی کرنا، سمندروں، دریاؤں اور جھیلوں سے مچھلیاں پکڑنا، کاشتکاری، گلہ بانی اور کان کنی وغیرہ۔ صنعتوں کیلئے خام مال کی پیداوار بھی ابتدائی معاشی سرگرمیوں میں شامل ہے۔ دنیا میں تقریباً 50 فیصد سے زائد افرادی قوت انھی سرگرمیوں سے وابستہ ہے۔

ابتدائی سرگرمیاں

2۔ ثانوی سرگرمیاں (Secondary Activities)

ابتدائی سرگرمیوں کے نتیجے میں حاصل شدہ اشیا مثلاً کپاس کو صنعتی عمل سے گزار کر کپڑا اور بعد میں لباس میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی سرگرمی کو ثانوی سرگرمی کہتے ہیں۔ ثانوی معاشی سرگرمیوں میں ابتدائی معاشی سرگرمیوں کے نتیجے میں حاصل ہونے والے خام مال سے کارآمد مصنوعات کی تیاری کی جاتی ہے، لہٰذا ثانوی معاشی سرگرمیاں، معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ لکڑی سے فرنیچر تیار کرنا، گندم سے آٹا بنانا اہم ثانوی معاشی سرگرمیاں ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک زیادہ تر ایسی سرگرمیوں سے

ثانوی سرگرمیاں

وابستہ ہیں۔

دفتری ملازمت

3۔ ثلاثی سرگرمیاں (Tertiary Activities)

ابتدائی اور ثانوی سرگرمیوں کے نتیجے میں حاصل شدہ اشیا کو صارفین تک پہنچانے کے لیے جو سرگرمیاں وجود میں آتی ہیں ان کو ثلاثی سرگرمیاں کہتے ہیں مثلاً خوردہ فروشی، تھوک فروشی، بینک کاری، ہوٹل، دفتری ملازمت وغیرہ۔ یہ سرگرمیاں ابتدائی اور ثانوی سرگرمیوں کے درمیان رابطے اور ترقی کے لیے خدمات فراہم کرنے سے متعلقہ ہیں۔ ملکی ترقی میں اِس شعبے کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ صحت کے کاروبار سے وابستہ افراد اِس معاشی سرگرمی میں شامل ہیں۔ ایسے لوگوں کو پنک کالر ورکرز (Pink Collar Workers) کہا جاتا ہے۔

4۔ اربعی سرگرمیاں (Quarternary Activities)

یہ مخصوص قِسم کی خدمات سے متعلقہ سرگرمیوں کا اہم گروپ ہے۔ اعلیٰ ہنرمند افراد کا شمار اِن معاشی سرگرمیوں سے ہے۔ مالیاتی ادارے، انتظامی، تعلیم، صحت اور حکومتی عہدہ داران اِس سرگرمی میں شامل ہیں۔

5۔ خمسوی معاشی سرگرمیاں (Quinary Economic Activities)

ریسرچ سینٹر

ایسی تکنیکی سرگرمیاں جو سرکاری یا نجی انتظامی اور سائنسی تحقیق و ترقی کے لیے سرانجام دی جائیں خمسوی معاشی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔ ان سرگرمیوں سے وابستہ افراد مختلف صلاحیتوں کے حامل ہوتے ہیں۔ ایسے افراد بڑے بڑے صنعتی اداروں، یونیورسٹیوں اور ریسرچ سینٹرز میں تحقیق اور مشاورت کا کام سرانجام دیتے ہیں۔ اب ہم مندرجہ بالا معاشی سرگرمیوں میں سے پہلی تین معاشی سرگرمیوں کی تفصیل پڑھتے ہیں۔

ابتدائی سرگرمیاں (Primary Activities)

1۔ **زراعت:۔** ابتدائی سرگرمیوں میں زراعت کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔ عام طور پر زراعت کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جاتا ہے یعنی ایک شعبہ جس میں مال مویشی پالنے پر توجہ دی جاتی ہے گلہ بانی (Herding) کہلاتا ہے جب کہ دوسرا شعبہ جس میں مختلف اقسام کی فصلیں اگانے کو ترجیح دی جاتی ہے، کاشت کاری (Farming) کہلاتا ہے۔ ان دونوں شعبوں کو سامنے رکھ کر دنیا میں زراعت کے پیشے سے متعلق مندرجہ ذیل سرگرمیاں پائی جاتی ہیں۔

(i) گزراوقات گلہ بانی (Subsistence Herding)

یہ ایک قدیم معاشی سرگرمی ہے جس سے تعلق رکھنے والے لوگ آج بھی بہت سے ایسے علاقوں میں پائے جاتے ہیں جو خشک علاقے ہیں اور جہاں بارش کم ہوتی ہے۔ ایسے علاقوں میں لوگ محدود پیمانے پر مویشی پال کر گزارہ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی تعداد بھی بہت کم

ہے اور یہ زیادہ تر خانہ بدوش (Nomads) ہوتے ہیں۔ شمالی افریقہ، منگولیا، چین، جنوبی امریکا اور روس کے بعض حصوں میں یہ لوگ آباد ہیں۔

(ii) گزارہ کے قابل کاشت کاری (Subsistence Farming)

گزارہ کے قابل کاشت کاری کا منظر

یہ بھی انسان کا ایک قدیم پیشہ ہے۔ قدیم طرز کی گلہ بانی کے مقابلے میں دنیا کے مختلف حصوں میں اس پیشے کے ساتھ زیادہ لوگ وابستہ ہیں۔ یہ لوگ خاص طور پر استوائی خطے میں آباد ہیں جہاں بارش زیادہ ہوتی ہے اور جہاں کئی اقسام کی پیداوار ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں ایمازون کا طاس (Amazon Basin)، وسطی افریقہ اور جزائر شرق الہند قابل ذکر ہیں۔ ان علاقوں میں چونکہ جنگلات بہت زیادہ ہیں اس لیے کاشت کاری کے لیے زمین حاصل کرنے کے لیے جنگلات کو کاٹا جاتا ہے اور جب اس زمین کی زرخیزی ختم ہوجاتی ہے تو اس کو چھوڑ کر دوسری جگہ جنگل کاٹ کر کاشت کاری کی جاتی ہے۔ اس عمل کو منتقلی کاشت کاری (Shifting Cultivation) کا نام دیا جاتا ہے۔

(iii) تجارتی گلہ بانی (Commercial Herding)

یہ مویشی پروری (Livestock Ranching) اور ڈیری فارمنگ (Dairy Farming) جیسی سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔

گلہ بانی

تجارتی گلہ بانی میں لوگ اپنے مویشیوں کو وسیع و عریض علاقوں میں رکھتے ہیں۔ یہ ایسے علاقوں میں پائے جاتے ہیں جہاں پانی کی کمی کی وجہ سے کاشت کاری زیادہ نہیں ہوسکتی۔ البتہ کھلے کھلے میدانوں میں اتنا سبزہ ہوتا ہے کہ وسیع پیمانے پر گلہ بانی کی جا سکے۔ ان علاقوں میں آبادی کم ہوتی ہے لیکن یہ لوگ اپنے مقامات پر مستقل سکونت رکھتے ہیں۔ شمالی امریکا کے مغربی علاقے، روس کے جنوبی علاقے، جنوبی امریکا میں ارجنٹائن، جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا اس سرگرمی کے لیے مشہور ہیں جہاں سے تجارتی بنیادوں پر گوشت اور دیگر پیداوار دنیا کے مختلف ممالک کو ان کی ضروریات کے مطابق مہیا کی جاتی ہے۔

ڈیری فارمنگ ٹھنڈے اور مرطوب علاقوں میں زیادہ کی جاتی ہے۔ جہاں دودھ اور دودھ سے بنی مختلف اشیا حاصل ہوتی ہیں۔ وسط ایشیا کی آزاد ریاستیں، یورپ کے شمال مغربی ممالک، شمالی اور وسطی امریکہ، جنوب مشرقی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ خاص طور پر ڈیری فارمنگ کے لیے مشہور ہیں جہاں سے دودھ سے بنی اشیا تیار کر کے دنیا کے مختلف ممالک کو برآمد کی جاتی ہیں۔

(iv) تجارتی کاشت کاری (Commercial Farming)

تجارتی کاشت کاری کی خصوصیات یہ ہیں۔

1۔ وسیع پیمانے پر مختلف فصلیں اگا کر اور زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کر کے تجارت کی غرض سے ان کو دوسرے ممالک بھیجنا۔

2۔ قدرتی حالات کے مطابق بعض علاقوں کو مخصوص فصلوں کے لیے مخصوص کیا جاتا ہے۔ خوراک کی فصلوں میں گندم، چاول، مکئی، سویابین قابل ذکر ہیں جب کہ نقد آور فصلوں میں ربڑ، پام آئل، کھجور، گنا، کپاس، چائے اور کافی شامل ہیں۔

3۔ تجارتی کاشت کا واحد مقصد پیداوار کو بین الاقوامی منڈیوں میں فروخت کرنا اور زرمبادلہ کمانا ہوتا ہے۔

تجارتی بنیادوں پر بعض فصلوں کو پیدا کرنے والے مشہور ممالک کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

	نام پیداوار	مشہور علاقے/ممالک
1۔	گندم	امریکا، چین، کینیڈا، میکسیکو، جنوبی یورپ، جنوبی روس کے کچھ علاقے، جنوبی افریقہ کے بعض ممالک، بھارت اور پاکستان
2۔	چاول	چین، بھارت، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ
3۔	مکئی	امریکا، یوکرین، ہنگری کے میدان اور وادی ڈینیوب (یورپ)
4۔	کپاس	امریکا، روس، چین، مصر، پاکستان اور بھارت
5۔	گنا	برازیل، بھارت، کیوبا، پاکستان اور چین
6۔	تمباکو	امریکہ، ترکی، بلغاریہ، یونان، پاکستان، بھارت اور برازیل
7۔	کافی	برازیل، وسطی افریقہ اور امریکا
8۔	چائے	سری لنکا، بھارت، مشرقی افریقہ (کینیا) اور بنگلہ دیش
9۔	ربڑ	ملائیشیا، تھائی لینڈ اور برازیل

تجارتی کاشت کاری کے طور پر سبزیوں اور پھلوں کی کاشت جسے مارکیٹ گارڈننگ (Market Gardening) کہا جاتا ہے بھی بہت اہم ہے دنیا کے مختلف ممالک میں شہری آبادیاں بہت زیادہ بڑھنے کی وجہ سے ان کی طلب دن بدن بڑھ رہی ہے۔ موجودہ زمانے میں چیزوں کو گلنے اور سڑنے سے بچانے کے طریقے Refrigeration ایجاد ہونے اور مستعد نقل و حمل کی بدولت سینکڑوں کلومیٹر دور کے علاقوں تک ان اشیا کی ترسیل ممکن ہوگئی ہے۔

(v) کان کنی (Mining)

کان کنی

انسان کی ابتدائی سرگرمیوں میں کان کنی بھی شامل ہے۔ جن علاقوں میں معدنی وسائل موجود ہیں وہاں کافی لوگ معاشی سرگرمی کے طور پر کان کنی سے وابستہ ہوتے ہیں۔ یہ نہایت مشقت طلب کام ہوتا ہے۔ معدنیات کی تلاش (Prospecting)، ان کو نکالنے (Extraction) اور ان کو استعمال کے قابل بنانے (Processing) کے لیے کئی مرحلوں پر محنت درکار رہتی ہے۔ آج کل سائنس اور ٹیکنالوجی کی

ترقی کے نتیجے میں کان کنی کے ان مختلف مراحل کے لیے مشینیں استعمال کی جارہی ہیں۔

امریکا، کینیڈا، برطانیہ، شمال مغربی یورپ، جاپان، روس، بھارت اور چین اہم ترین ممالک ہیں جہاں کافی لوگ کان کنی کے پیشے سے منسلک ہیں اور یہ علاقے معدنی وسائل کی فراوانی کی بدولت دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں شمار ہوتے ہیں۔

(vii) ماہی گیری (Fishing)

ماہی گیری

ماہی گیری بھی انسان کی ابتدائی سرگرمیوں میں شامل ہے کیونکہ اس میں لوگوں کی معیشت کا دارومدار براہ راست دریاؤں یا سمندروں سے حاصل شدہ مچھلی کی پیداوار پر ہوتا ہے۔ جن ممالک میں لوگ سمندروں سے مچھلی پکڑتے ہیں وہ زیادہ تر دنیا کے معتدل آب و ہوا کے خطوں میں واقع ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مچھلی نسبتاً معتدل حرارت کے پانی میں رہنا پسند کرتی ہے اور ایسی جگہوں میں رہنا پسند کرتی ہے جہاں گہرائی کم ہو اور اس کی خوراک پلینکٹن (Plankton) وافر مقدار میں موجود ہو جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا گیا ہے نیز سورج کی روشنی اندر تک پہنچ سکتی ہو۔

دنیا میں ماہی گیری کے اہم خطے چار ہیں یعنی شمال مغربی بحرالکاہل، شمال مشرقی بحرالکاہل، شمال مشرقی بحراوقیانوس اور شمال مغربی بحراوقیانوس۔ ان علاقوں میں بڑے بڑے جہازوں کے ذریعے مچھلیوں کا شکار کیا جاتا ہے۔ ان خطوں میں مچھلی پکڑنے والے ممالک امریکا، کینیڈا، جاپان، چین، ناروے، ڈنمارک، ہالینڈ، فرانس، برطانیہ، آئس لینڈ اور اٹلی ہیں۔ ان کے علاوہ استوائی خطے کے بعض علاقے مثلاً انڈونیشیا، تھائی لینڈ اور فلپائن بھی ماہی گیری کے لیے اہم ہیں۔

2۔ ثانوی سرگرمیاں (Secondary Activities)

(i) صنعت کاری (Industry)

صنعت کاری ثانوی معاشی سرگرمیوں میں شامل ہے کیونکہ اس میں ابتدائی سرگرمیوں سے حاصل شدہ اشیا کو ایسے عمل سے گزارا جاتا ہے کہ اس کی ساخت بدل جاتی ہے نیز اس کی قدر و قیمت بھی نسبتاً بڑھ جاتی ہے۔

کسی بھی صنعت کے لیے کچھ بنیادی عوامل/لوازمات ہوتے ہیں مثلاً سرمایہ، خام مال، نقل و حمل کے ذرائع، توانائی اور منڈیاں وغیرہ۔ مزید ان عناصر کو یکجا کرنے اور ان کو کام میں لانے کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ممالک کے پاس ان عوامل میں سے کسی نہ کسی کی کمی ہوتی ہے۔ اس لیے ان کے لیے صنعتوں کو فروغ دینا مشکل ہو جاتا ہے مثال کے طور پر کسی ترقی پذیر ملک میں اگر وسائل، مزدور اور توانائی موجود ہوں لیکن ذرائع نقل و حمل اور سرمائے کا فقدان ہو تو وہاں صنعتی ترقی مشکل ہو جاتی ہے، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں اگر کسی عنصر کی کمی بھی ہو تو ان کے پاس دوسرے عناصر کی بہتات کی بدولت ایسی مشکلات پر قابو پانا آسان ہو جاتا ہے مثال کے طور پر جاپان کے پاس خام مال کے سوا تمام عوامل/لوازمات وافر مقدار میں موجود ہیں چنانچہ وہ اس قابل ہے کہ باہر سے مطلوبہ خام مال درآمد کرے اور مختلف اشیا تیار کر کے بے شمار ممالک کو برآمد کر کے کثیر زرمبادلہ حاصل کرتے ہیں۔ جاپان کا شمار دنیا کے اہم ترین صنعتی ممالک میں ہوتا ہے۔

اسی طرح روس اور امریکا جیسے صنعتی ممالک کے پاس بھی یہ تمام لوازمات وافر مقدار میں موجود ہیں۔

صنعت کاری کے سلسلے میں محل وقوع کی خاص اہمیت ہے۔ اگرچہ مختلف جگہوں پر صنعتیں قائم کرنے کے فیصلے پر مندرجہ بالا عوامل کا کافی اثر ہوتا ہے لیکن صنعتیں قائم کرتے وقت جس چیز کا سب سے زیادہ خیال رکھا جاتا ہے وہ نقل و حمل پر خرچ (Transportation Cost) ہے۔ اس خرچ کے کم سے کم ہونے کی وجہ سے صنعتیں تین جگہوں پر قائم ہوسکتی ہیں۔

(i) خام مال کی جگہ

(ii) منڈی یا مارکیٹ کے قریب جہاں تیار شدہ مال فروخت ہوتا ہے

(iii) وہ جگہ جو 1 اور 2 کے درمیان واقع ہو۔

(i) خام مال کی جگہ (Place of Raw Material)

صنعت کو ایسی جگہ جہاں خام مال موجود ہو اس وقت قائم کیا جاتا ہے جب (الف) خام مال کم قیمت اور وزنی ہو مثلاً سیمنٹ کا کارخانہ اس جگہ لگایا جاتا ہے جہاں چونے کا پتھر ملتا ہے۔ (ب) جب صنعتی عمل کی وجہ سے خام مال کا کوئی حصہ فالتو ہو جاتا ہے اور حاصل شدہ مال کی مقدار کم ہو جاتی ہے تو اس طرح خام مال کی بجائے حاصل شدہ پیداوار (Finished Product) کے نقل و حمل پر کم خرچ پڑتا ہے مثلاً چینی کا کارخانہ اس جگہ قائم کیا جاتا ہے جہاں گنے کی کاشت ہوتی ہے۔ ایسی صنعتیں کم مال کی دستیابی کے رخ پر قائم شدہ صنعتیں یا (Raw Material Oriented Industries) کہلاتی ہیں۔

(ii) منڈی کی جگہ (Place of Market)

ایسی جگہ جہاں منڈی موجود ہو اور خام مال بآسانی دستیاب ہو صنعت لگائی جاسکتی ہے مثلاً سوڈا واٹر کی صنعت جس میں خام مال پانی ہے جو منڈی کی جگہ دستیاب ہوتا ہے۔

اس طرح مارکیٹ کے قریب صنعت قائم کرنے سے تیار شدہ مال کے نقل و حمل پر کم لاگت آتی ہے۔ ایسی صنعتیں مارکیٹ یا منڈی سے قربت کے مطابق قائم شدہ صنعتیں (Market Oriented Industries) کہلاتی ہیں۔ کپڑے کے کارخانے، سلے ہوئے کپڑوں کی صنعت، دواسازی کی صنعت اس کی چند مثالیں ہیں۔

(iii) درمیانی جگہ (Midway)

اگر خام مال ایک جگہ موجود ہو لیکن صنعتی عمل کے نتیجے میں اس کی مقدار اور وزن میں کوئی کمی نہ آتی ہو تو ایسی صنعتیں خام مال کی جگہ یا منڈی کے قریب کہیں بھی لگائی جاسکتی ہیں ان کو درمیانی محل وقوع والی صنعتیں (Midway located Industries) کہتے ہیں مثلاً تیل صاف کرنے کے کارخانے وغیرہ۔

3۔ ثلاثوی سرگرمیاں (Tertiary Activities)

موجودہ دور میں جب کہ مختلف قسم کی معاشی سرگرمیوں میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے ان سرگرمیوں کے انتظام اور ان کو ترقی دینے کے لیے مختلف اقسام کی خدمات کی ضرورت پڑتی ہے۔ ان خدمات (Services) کو ثلاثوی سرگرمیاں (Tertiary Activities)

کہتے ہیں۔ٹرانسپورٹ،کاروبار،بینکنگ،تعلیم،تفریحی کاروبار(Entertainment)حکومتی انتظامیہ،صحت کے شعبے،ہوٹل ایسے شعبے ہیں جن میں خدمات انجام دینے والے محنت کار آج کل کی معاشی سرگرمیوں کے لیے ناگزیر ہیں۔کئی شہر ایسے ہیں جو بحیثیت سروس سنٹر وجود میں آئے اور اسی بنا پر ان کی اہمیت ہے۔اربعی اور خمسوی سرگرمیوں کے متعلق ذکر پچھلے کیا جا چکا ہے۔

تجارت (Trade)

تجارت

تجارت انسان کی معاشی زندگی کا اہم جزو ہے جو اس لیے ضروری ہے کہ دنیا میں کوئی بھی دو علاقے پیداوار کے لحاظ سے ایک جیسے نہیں ہوتے۔اسی طرح دنیا کے مختلف حصوں کو کسی نہ کسی صورت میں ایک دوسرے پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔نہ ہی بہت خوشحال ممالک اپنی ضرورت کی تمام اشیا میں خود کفیل ہوتے ہیں اور نہ ہی غریب علاقے تمام اشیا کے حاجت مند ہو سکتے ہیں بلکہ غریب ترین علاقے بھی کوئی نہ کوئی چیز برآمد کر کے تبادلے میں دوسری اشیا حاصل کر سکتے ہیں۔

اس طرح دو یا دو سے زیادہ علاقوں، یا ممالک کے درمیان اشیا کا لین دین تجارت کہلاتا ہے۔

تجارت کی تین مختلف اقسام ہیں مثلاً علاقائی، بین العلاقائی اور بین الاقوامی۔علاقائی تجارت نسبتاً مختصر فاصلوں اور کم مقدار کی اشیا تک محدود ہوتی ہے۔اس میں رابطہ کا مرکزی نقطہ(Point of Contact)ایک چھوٹی سی مقامی منڈی ہوتا ہے جس میں مقامی لوگ خود ہی خرید و فروخت کرنے والے ہوتے ہیں۔اس میں صرف قریبی علاقوں کا ہی آپس میں لین دین ہوتا ہے۔

بین الاقوامی تجارت اول الذکر کی نسبت زیادہ فاصلوں کے درمیان لیکن ملک کے اندر ہی ہوتی ہے۔اس صورت میں تاجروں کو اشیا کی قیمت کے ساتھ ساتھ ان کے نقل و حمل کا خرچہ بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

غیر ملکی تجارت دو مختلف ممالک کے درمیان ہوتی ہے۔موجودہ زمانہ میں صنعتی ترقی اور نقل و حمل کے ذرائع میں جدت اور ترقی کی وجہ سے بین الاقوامی تجارت کو بہت فروغ حاصل ہوا ہے۔جس میں آج دنیا کے تمام ممالک شریک ہیں اور تجارتی سامان میں اعلیٰ ٹیکنیکل سامان مثلاً کمپیوٹر اور ہوائی جہاز سے لے کر چائے تک مختلف اشیا شامل ہیں۔

ذرائع نقل و حمل (Means of Transportation)

ذرائع نقل و حمل کا مطلب لوگوں، وسائل، سامان، بولے ہوئے یا لکھے ہوئے الفاظ، خیالات، معلومات اور نظریات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرنا ہے۔عام طور پر اس سے نقل و حمل کے وہ تمام ذرائع مراد ہیں جن میں نہ صرف سڑکیں، ریل، پائپ لائنیں استعمال ہوتی ہیں بلکہ اس زمرے میں ٹیلی کمیونیکیشن(Tele Communication)کے ذرائع مثلاً ای۔میل، موبائل فون، ٹیلی فون، فیکس، ٹیلی ویژن، مواصلاتی سیارے اور کمپیوٹر انٹرنیٹ بھی شامل ہیں۔ذیل میں بعض آمد و رفت کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

سڑکیں (Roads)

موٹروے کا منظر

زمانہ قدیم سے سڑکیں نقل وحمل کا اہم ذریعہ رہی ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سڑکوں کے معیار کو بہتر بنانے کے مختلف طریقے اپنائے گئے۔ شروع میں پتھروں کے تختے (Slabs) اور پکی اینٹوں کے ذریعے سڑکوں کو پکا کیا جاتا تھا لیکن گزشتہ تقریباً دو سو سالوں کے دوران تارکول سے سڑکوں کو پختہ بنانے کا رواج عام ہو گیا ہے۔ جب سے موٹر گاڑیوں کی ایجاد کے پیش نظر اب مختلف ممالک میں کھلی اور سیدھی تعمیر کی گئی ہائی ویز، موٹرویز وغیرہ شامل ہیں۔

ریلوے ٹرین

ریلیں (Railway)

ریلوے ٹرانسپورٹ کا نظام 1830ء کے بعد انگلستان میں ریل کے انجن کے بعد شروع ہوا۔ اس کے بعد صنعتی انقلاب کی بدولت اس کو ترقی ملی اور رفتہ رفتہ انگلستان سے باہر دنیا کے اکثر ممالک تک جا پہنچا۔ اس وقت دنیا میں بہت کم ممالک ایسے ہوں گے جہاں ریلوے کا نظام موجود نہیں۔

اس نظام کے فروغ میں معاشی اسباب کے ساتھ ساتھ سیاسی اور دفاعی عوامل نے بھی اہم کردار ادا کیا ہے مثلاً روس اور شمالی امریکہ میں ریلوے نظام کو وسیع وعریض دور افتادہ علاقوں تک اس لیے پھیلایا گیا کہ سیاسی طور پر یکجہتی حاصل کی جا سکے۔ آسٹریلیا اور لاطینی امریکہ میں معدنیات کو ترقی دینے کی غرض سے ریلوے لائنیں بچھائی گئیں۔ برصغیر پاک وہند کے وسیع وعریض علاقوں میں ریلوے لائنوں کا جال یوں بچھایا گیا ہے کہ یہ نہ صرف معاشی ترقی کا سبب ہوں بلکہ انتظامی طور پر استحکام حاصل کرنے میں مددگار ثابت ہوں۔

پانی کے ذریعے نقل وحمل (Water Transport)

اس قسم کے نقل وحمل میں اندرون ملک پانی کے ذرائع (جھلیں، دریا اور نہریں) اور سمندر شامل ہیں۔ دنیا کے کئی ممالک کے اندر بڑے بڑے دریا بہتے ہیں جو قدرتی طور پر جہاز رانی کے قابل ہیں۔ اس لیے ان کو پرانے زمانے سے اب تک نقل وحمل کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ جب سے دخانی کشتیوں اور جہازوں کا استعمال شروع ہوا ہے۔ پانی کے ذریعے نقل وحمل کی بھی بہت ترقی ہوئی ہے۔

گزشتہ تقریباً ڈیڑھ سو سالوں کے دوران نہر سویز (مصر میں واقع ہے جو کہ بحیرہ احمر اور بحیرہ روم کو ملاتی ہے) اور نہر پانامہ (جو کہ بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو ملاتی ہے) تعمیر کی گئی ہیں جو سمندروں کو آپس میں ملاتی ہیں۔ یہ اہم آبی راستے ہیں جن کے ذریعے انسان

نقل وحمل کا کام لے رہا ہے۔ شروع میں جب بادبانی جہاز استعمال ہوتے تھے سمندری سفر میں بہت مشکلات درپیش ہوتی تھیں۔ اس لیے اُس وقت اس قسم کے سفر اتنے عام نہیں تھے جتنے آج کل تیل سے چلنے والے سمندری جہازوں کی وجہ سے ہیں۔ موجودہ زمانے میں جہاز رانی کا سلسلہ کئی گنا بڑھ گیا ہے۔ بڑے بڑے جہاز (Liness) دنیا کے مختلف ممالک کے درمیان تجارتی سامان کو مختلف علاقوں/ممالک تک منتقل کرنے کا کام انجام دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ تجارتی جہاز (Merchant Shipping) تجارتی سامان کے نقل وحمل کا کام کرتے ہیں۔ کئی جہاز جنھیں ٹینکرز (Tankers) کا نام دیا جاتا ہے صرف تیل برداری کا کام انجام دیتے ہیں۔ ان جہازوں کے لنگرانداز ہونے کے لیے دنیا کے ساحلی ممالک میں اہم بندرگاہیں بن گئی ہیں جن میں سے کئی اہم تجارتی، صنعتی اور ثقافتی مراکز میں تبدیل ہوگئی ہیں جیسے سنگاپور، کراچی، ممبئی، نیویارک وغیرہ۔ یاد رہے کہ پانی کے ذریعے نقل وحمل میں دوسرے ذرائع کی بہ نسبت کم خرچ ہوتا ہے۔

نہر سویز

ہوائی ٹرانسپورٹ (Air Transport)

ہوائی جہازوں کے ذریعے نقل وحمل رواں صدی کے نصف آخر میں بڑے بڑے جہازوں کی ایجاد سے ممکن ہوا اور اتنی تیز رفتاری اور آرام دہ ہونے کی وجہ سے دن بدن مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ذریعے نہ صرف مسافروں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا بندوبست کیا جاتا ہے بلکہ مختلف قسم کے سامان بالخصوص جلد خراب ہونے والی اشیا کی ترسیل میں بہت آسانی ہوگئی ہے۔ آج دنیا کے کئی ممالک نے (Air Lines) یعنی ہوائی سفر کی کمپنیاں کام کر رہی ہیں جن کی مدد سے دنیا کے تمام ممالک کو ایک دوسرے سے جوڑ دیا گیا ہے۔ اس طرح دور دراز جزائر اور ناقابل رسائی پہاڑی علاقوں کو بھی ہوائی جہازوں کے ذریعے دنیا کے دوسرے حصوں سے ملا دیا گیا ہے۔ انٹرنیشنل ایئرپورٹ آج دنیا کے ملکوں کے ہر اہم شہر کا لازمی حصہ بن گئے ہیں۔ بعض انٹرنیشنل ایئرپورٹ مثلاً لندن (ہیتھرو)، شکاگو، جدہ، ممبئی اور لاہور وغیرہ دنیا میں مصروف ترین تصور کیے جاتے ہیں۔ ہوائی ٹرانسپورٹ اگرچہ لاگت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے لیکن چونکہ اس میں وقت کی بچت ہے نیز یہ

ہوائی اڈا

زیادہ آرام دہ بھی ہے اس لیے لوگوں میں یہ مقبول ہے۔

پاکستان کی تجارت (Pakistan's Trade)

پاکستان کی آزادی کے بعد تجارت کا زیادہ تر انحصار زرعی پیداوار پر تھا۔زرعی پیداوار عام طور پر موسم سے کافی حد تک متاثر ہوتی ہے۔اچھا موسم اچھی پیداوار اور خراب موسم کم پیداوار کا باعث ہوتے ہیں۔نتیجتاً ملکی معیشت بھی اتار چڑھاؤ کا شکار رہتی ہے۔آزادی کے وقت پاکستان کی اہم برآمدات پٹ سن اور کپاس تھیں جو کہ ہمسایہ ملک بھارت کو ہی برآمد کی جاتی تھیں۔اِس کے بعد پاکستان نے غیر ملکی تجارت کو فروغ دینے کیلئے مختلف اقدامات کیے جیسا کہ ٹریڈ پروموشن بیورو (Trade Promotion Bureau) کا قیام اور برآمد بونس سکیم (Export Bonus Scheme) کا اجرا وغیرہ۔اِن اقدامات کے بعد پاکستان کی تجارت کو بہت ترقی ملی۔روپے کی نقد ادائیگی کی مشکلات کی وجہ سے کچھ تجارت متبادل اشیا کی بنیاد پر ہوتی ہے یعنی اشیا کے بدلے اشیا کا تبادلہ، اس نظام کو (Barter Trade System) کہا جاتا ہے۔جس میں اشیا کے بدلے اشیا کی تجارت کی جاتی ہے۔پاکستان کی اشیا کے بڑے خریدار ممالک میں ریاست ہائے متحدہ امریکا، برطانیہ، چین، جاپان، ہانگ کانگ، بیلجیئم، سعودی عرب وغیرہ شامل ہیں۔

کپاس کی گانٹھیں

برآمدات (Exports)

2020ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی برآمدات 22.507 ارب ڈالر کی تھیں۔ برآمد کی جانے والی مصنوعات میں کپڑا، چاول، مچھلی، چمڑے کا سامان، جوتے، کھیلوں کا سامان، آلاتِ جراحی، قالین، پھل، سبزیاں اور گھریلو دستکاریوں سے تیار شدہ اشیا شامل ہیں۔ مالیت کے اعتبار سے کپاس کو ملک کی برآمدات میں پہلا اور دنیا میں چوتھا درجہ حاصل ہے۔ کپاس کے بڑے خریداروں میں ہانگ کانگ، چین، فرانس اور برطانیہ شامل ہیں۔ پاکستان میں آبادی کی بڑھتی ہوئی تعداد اور لوگوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے کپاس کی ملک میں ہی کھپت کو بڑھا دیا ہے۔جس سے کپاس کی برآمد متاثر ہوئی ہے۔خام اون زیادہ تر امریکا اور برطانیہ کو بھیجی جاتی ہے۔

پٹرولیم

درآمدات (Imports)

2020ء کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی درآمدات 42.417 ارب ڈالر کی تھیں۔ اِن میں ہر قسم کی

مشینیں، لوہا، فولاد کی مصنوعات، نقل وحمل کا سامان بجلی کا سامان، بناسپتی ومعدنی تیل، رنگ، ادویات، غیر آہنی دھاتیں وغیرہ شامل ہیں۔ اِن درآمدات میں پٹرولیم کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔ مالیت کے اعتبار سے 2020ء کے اعداد وشمار کے مطابق پاکستان کی درآمدات میں پٹرولیم کا حصہ 9.2 بلین ڈالر ہے۔ یہ معدنی تیل زیادہ تر ایران اور سعودی عرب سے درآمد کیا جاتا ہے۔

عالمی تنظیم برائے تجارت (World Trade Organization)

عالمی تنظیم برائے تجارت (WTO) ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جس کا مقصد دنیا کے تمام ممالک کیلئے آزادانہ تجارت کا موقع فراہم کرنا ہے۔ اِس تنظیم کا بنیادی مقصد برآمد کنندگان، درآمد کنندگان اور مختلف اشیا مصنوعات تیار کرنے والوں کو تجارتی معاملات میں مدد فراہم کرنا ہے۔ 1948 میں قائم تجارت اور محصولات سے متعلق عام معاہدے (General Agreement on Tariffs and Trade) کو WTO کا پیش خیمہ کہا جاتا ہے۔ جس کی ابتداء یکم جنوری 1995 میں ہوئی۔ یہ واحد تنظیم ہے جو اقوام عالم کے مابین تجارت کے اصولوں کا جائزہ

عالمی تنظیم برائے تجارت

لیتی ہے۔ عالمی تنظیم برائے تجارت (WTO) کے تمام ممبر ممالک کے سربراہان/نمائندگان کے مابین مذاکرات کے بعد دستخط ہوتے ہیں۔ جو بعد میں پارلیمنٹ سے منظور کیا جاتا ہے۔ ڈبلیوٹی او کے اہم معاہدوں میں GATT، (General Agreement on Trade Services) اور TRIPs شامل ہیں۔

اشیا اور خدمات عام طور پر GATT اور GATS کے دائرہ کار جبکہ دانشورانہ املاک کے حقوق TRIPs(Intellectual Property Rights) کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔ زراعت اور کپڑے سے متعلقہ معاملات GATT کے تحت حل کیے جاتے ہیں۔

پاکستان 30 جولائی 1948 کو GATT کا ممبر ملک بنا اور یکم جنوری 1995 کو عالمی تنظیم برائے تجارت (WTO) کا ممبر ملک

بنا۔ عالمی تنظیم برائے تجارت (WTO) کے معاہدے کے نفاذ سے پاکستان کی برآمدات میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ مگر درآمدات کی وجہ سے ابھی تک کوئی خاص تک فائدہ حاصل نہیں کیا جاسکا۔ پھر بھی پاکستان نے تجارت کے شعبے میں کافی بہتری حاصل کی ہے۔

حال ہی میں فیڈرل بورڈ آف ریونیو (Federal Board of Revenue) نے اپنی جاری کردہ پریس ریلیز میں کہا ہے کہ پاکستان نے عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے تجارتی معاہدہ پر عمل درآمد کی فہرست میں نمایاں ترقی حاصل کی ہے جو کہ جون 2018ء میں 34 فیصد تھی اور 2020ء میں 79 فیصد ہوگئی ہے۔ WTO کے معاہدے پر عمل درآمد سے پاکستان نے سرحد پار تجارتی اشاریہ میں 31 پوزیشن کا اضافہ حاصل کر کے 2020ء میں 136 پوزیشن سے ترقی کر کے 108 پوزیشن پر آ گیا ہے۔ ترقی کی یہ شرح جنوبی ایشیا کے خطے میں بھارت اور بنگلہ دیش سے بہت بہتر ہے جو کہ بالترتیب 78 فیصد اور 36 فیصد ہے۔ اسی ترقی کی وجہ سے پاکستان میں معاشی سرگرمیوں کو ترقی ملی، غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ ہوا۔ برآمدات میں اضافہ ہوا اور روزگار کے مواقع بھی بڑھے۔ امید کی جا رہی ہے کہ پاکستان کی تجارت کو عالمی تنظیم تجارت WTO کے معاہدے پر عمل درآمد کر کے خاطر خواہ فائدہ ہوگا جو کہ پاکستان کی خوشحالی میں مددگار ثابت ہوگا۔

اہم نکات

- ☆ ابتدا میں انسان نے بنیادی ضروریات کے حصول کی لیے جنگلات کا رُخ کیا۔
- ☆ ابتدائی سرگرمیوں کے نتیجے میں حاصل شدہ اشیا مثلاً کپاس کو صنعتی عمل سے گزار کر کپڑا اور بعد میں لباس میں تبدیل کیا جاتا ہے۔
- ☆ ایسی تکنیکی سرگرمیاں جو سرکاری یا نجی انتظامی اور سائنسی تحقیق و ترقی کے لیے سرانجام دی جائیں خمسوی معاشی سرگرمیوں میں شامل ہیں۔
- ☆ تجارتی گلہ بانی میں لوگ اپنے مویشیوں کو وسیع و عریض علاقوں میں رکھتے ہیں۔
- ☆ جن علاقوں میں معدنی وسائل موجود ہیں وہاں کافی لوگ معاشی سرگرمی کے طور پر کان کنی سے وابستہ ہوتے ہیں۔
- ☆ جن ممالک میں لوگ سمندروں سے مچھلی پکڑتے ہیں وہ زیادہ تر دنیا کے معتدل آب و ہوا کے خطوں میں واقع ہیں۔
- ☆ ایسی جگہ جہاں منڈی موجود ہو اور خام مال بآسانی دستیاب ہو صنعت لگائی جاسکتی ہے
- ☆ ہوائی جہازوں کے ذریعے نقل و حمل اور اتنی تیز رفتاری اور آرام دہ ہونے کی وجہ سے دن بدن مقبول ہوتا جارہا ہے۔
- ☆ پاکستان کی آزادی کے بعد تجارت کا زیادہ تر انحصار زرعی پیداوار پر تھا
- ☆ عالمی تنظیم برائے تجارت (WTO) ایک بین الاقوامی تنظیم ہے

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیے گئے ہیں۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) انسان کے قدیم پیشوں میں جنگلات سے لکڑی اکٹھے کرنے کے علاوہ ہے:

(شکار گلہ بانی صنعت تجارت)

(ii) ایشیا کے لوگوں کی خوراک کا بنیادی حصہ ہے:

(گندم مکئی چاول گنّا)

(iii) انسانی معاشی سرگرمیوں کی اقسام ہیں:

(چار پانچ چھے سات)

(iv) دنیا میں جتنے فی صد افرادی قوت ابتدائی معاشی سرگرمیوں سے وابستہ ہے:

(20 30 40 50)

(v) تحقیق و ترقی سے وابستہ افراد کس قسم کی معاشی سرگرمی میں شامل ہیں:

(ثانوی ثلاثی اربعی خمسوی)

(vi) مالیت کے اعتبار سے کون سی چیز پاکستانی برآمدات میں سرفہرست ہے:

(پٹرولیم کپاس چمڑہ آلات جراحی)

(vii) پاکستان، عالمی تنظیم برائے تجارت کا ممبر ملک بنا!

(1995میں 1998میں 2000میں 2002میں)

2۔ سوالات کے مختصر جوابات لکھیے۔

(i) معاشی سرگرمی کی تعریف کریں۔

(ii) طبعی عوامل کس طرح معاشی سرگرمیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں؟

(iii) گزارہ کی کاشت کاری سے کیا مراد ہے؟

(iv) ماہی گیری کی تعریف بیان کریں۔

(v) پاکستان کی اہم برآمدات کے نام لکھیں۔

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات دیں۔

(i) معاشی سرگرمیاں کیا ہوتی ہیں؟ تفصیل سے جواب دیں۔

(ii) ابتدائی اور ثانوی سرگرمیوں میں کون سی سرگرمیاں شامل ہیں؟ تفصیل سے بحث کریں۔

(iii) ثلاثوی اور اربعی سرگرمیوں پر تفصیل سے بحث کیجیے۔

(iv) پاکستان کی تجارت پر نوٹ لکھیے۔ پاکستان کو عالمی تنظیم برائے تجارت کے معاہدوں پر عمل درآمد کر کے کس قسم کے فوائد حاصل ہوئے ہیں۔